Al-SHARQ
Vol: 03, Isue:02, July-Dec 2022, pp:166-170

OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

آلہِ تیمّم کا تحقیقی جائزہ

The research assessment of tool of Tayammum

Syed Muhammad Mubeen Shah
PhD Scholar Department of Islamic Studies & Arabic, Gomel University, Dera Ismail Khan

Dr Manzoor Ahmed
Assistant Professor Scholar Department of Islamic Studies & Arabic, Gomel University, Dera Ismail Khan

Submission: 28-09-2022	*Accepted: 28-10-2022*	*Published:30-12-2022*

Abstract

Cleanliness (Taharaat) is equal to half the faith, and saying: Praise be to ALLAH (i.e. Al-hamdu-lillah) fills the scale of good deeds [on the Day of Judgment]. The utterance of Sub-han-Allah (Glorified is Allah!) and Al-hamdu-lillah (praise be to earth!) fill the space between the heavens and the earth (with blessings). The Purifcation is a guide [to goodness], giving charity is a poorf (of one faih). Everyone begins his worships with his soul, either he selles it [to Allah by obeying Him]. Some kinds of worship like Namaz, Hajj and Reciting of the Holy Quran requires ablution of human body or human body parts. For purification there are two sources are used in Islam: Wuzu and Tayammum. In non-availiablity of water and in emergency the "Tayammum" is alternate source of Purification.

***Key Words**: ALLAH, Man, Islam, Faith, Worship, Namaz, Hajj, Quran, Ablution. Purification, Wazu, Tayammum, Soil*

موضوع کا تعارف:

اسلام میں عبادات کا دارومدار طہارت پر ہے طہارت کے حصول کے طریقے غُسل و وُضو اور تیمّم کہلاتے ہیں اور ان (غُسل و وضواور تیمّم)کے حصول کے دو ذرائع ہیں پانی اور مٹی ارشادِ باری عزوجل ہے:

"فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ ...... فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا [1] "

(اپنے منہ دھوواور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو.... پانی نہ پاؤتو پاک مٹی سے تیمّم کرو)۔

پاکی حاصل کرنے کی ضرورت انسان کو دُنیامیں کہیں بھی اور کسی بھی حالت میں پڑ سکتی ہے۔ علمائے اکرامؒ نے بیان

CC BY

جنس ارض میں اُن آثار (شواہد) سے کہ اجسام میں نار سے پیدا ہوتے ہیں پانچ لفظ ذکر فرمائے ہیں :

1۔احتراق 2۔ترمُد 3۔لین 4۔ذوبان 5۔انطباع

1۔احتراق:

جلنا،امثال ، مطعومات میں اس کا اطلاق اُس صورت پر آتا ہے کہ شے اثر نار سے کُلّاً یا بعضاً فاسد و خارج عن المقاصد ہو جائے کھانا پکنے کو احتراق نہ کہیں گے بلکہ طبخ و نضج اور ادراک کہیں گے ان کے علاوہ میں کبھی آگ سے مجرد تاثر قوی کو احتراق کہتے ہیں اگرچہ اُس سے اجزاو مقاصدِ شے برقرار رہیں جیسے زمین سوختہ کہ اثرِ نار سے بشدت گرم ہو کر سیاہ ہو گئی۔ در مختار میں ارض محترقہ کا مسئلہ ذکر فرمایا کہ اُس سے تیمّم جائز ہے امام طحاوی و شامیؒ نے کہا

"اذا حرق ترابها من غير مخالط له حتي صارت سوداء جاز لان المتغير لون التراب لا ذاته"[2]

(جب زمین کی مٹی کسی اور ملنے والی چیز کے بغیر اس حد تک جلادی گئی ہو کہ سیاہ بن گئی ہو تو اس سے تیمّم ہو سکتا ہے اس لیے کہ اس سے محض مٹی کے رنگ میں تغیر آیا ہے حقیقت اور ذات میں تبدیلی نہیں) بلکہ ایسی اشیاء میں کبھی مقصود کے لیے مہیا ہو جانے کو جسے مطعومات میں پک جانا کہتے تھے احتراق بولتے ہیں اسی باب سے ہے احراقِ اجار و تکلیس یعنی اُن کو چونا بنانا۔[3]

تحقیقِ احمد رضا: میں کہتا ہوں کہ احتراق کی چار صورتیں ہیں: انتفاء،انطفاء،انتقاص کہ دو قسم ہو گا۔

الف۔انتفا: یہ ہے کہ شے جل کر بالکل فنا ہو جائے جیسے راکھ، گندھک اور نوشادر وغیرہ[4]

ب۔انطفا: یہ ہے کہ بعد عملِ نار اُس کے سب اجزاء برقرار رہیں یہ احتراق ارض ہے اگر وہاں خارج سے پانی کی کوئی نمی تھی کہ خشک ہو گئی تو وہ کوئی جزءِ زمین نہ تھی۔[5]

ج۔انتقاص: یہ کہ نار اس کے اجزاء رطبہ و یابسہ میں تفریق کردے اور جسم کا حصہ باقی رہے اس صورت میں اگر رطوبت بہت قلیل تھیں عمل نار سے حجمِ جسم میں فرق نہ آیا نہ پہلے سے بہت ضعیف ہو گیا تو یہ تکلیس احجار ہے ورنہ ترمُد۔اس میں اگر رطوبت کثیرہ کے فنا ہونے سے پہلے آگ بجھ گئی کہ آئندہ بوجہ بقائے رطوبت دوبارہ جلنے کی صلاحیت رہی تو فحم، انکشت، کوئلہ ہے ورنہ رماد، خاکستر، راکھ اس میں غالباً اجزاء بکھر جاتے ہیں یا چھوئے سے بکھر جائیں گے کہ آگ بالکل تفریق اتصال کر چکی، محاورہ عامہ میں اسی کو اکثر رماد کہتے ہیں۔[6]

2۔ترمد: راکھ ہو جانا۔[7]

3۔لین:

نرم پڑنا یہ نضج و طبخ کو بھی شامل ہے کہ ہر شئے پک کر اپنی حالت خامی سے نرم پڑ جاتی ہے بلکہ تکلیس کو بھی کہ چونا بھی اپنے پتھر سے نرم ہوں گے ا۔علیٰ حضرتؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کُلّاً یا بعضاً بقائے جسم شرط ہے بھڑک ہو کر فنا ہو جانا، نرم ہونا نہیں نیز یہ بھی لازم کہ اگرچہ گرہ قدرے سُست ضرور ہوئی کہ پہلی سی باہم گرفت و صلابت نہ رہی مگر جسم کہ منجمد تھا اپنے انجماد پر رہے کہ یہ کہ پانی ہو کر بہ جائے، بہ جانے کو نرم پڑنا نہ کہیں گے۔[8]

4۔ذوبان: پگھل جانا۔

احمد رضاؒ فرماتے ہیں: یہ وہ صورت ہے کہ اجزائے موجودہ کی گرہ قریب انحلال ہے نہ تو پوری کھلی کہ اثر نار سے اس کے

رطبہ یابسہ کو چھوڑ کر اُڑ جائیں نہ وہ گرفت رہی کہ جسم کی مٹھی اگرچہ نرم پڑ گئی ہو بندھی رہے جو صورت تکلیسِ احجار میں تھی لہٰذا یہ اجزائے رطبہ فراق (جدائی) چاہ کر اُڑنا چاہتے ہیں کہ آگ کی گرمی اس کی متقضی اور گرہ بہت سست ہو گئی لیکن اجزائے یابسہ انھیں چھوڑتے کہ ہنوز تمسک باقی ہے اس کشمکش میں روانی تو ہوئی مگر مع بقائے انصال زمین ہی پر رہی اس نے صورتِ سیلان پیدا کی۔[9]

5۔انطباع:

یہ لفظ اگرچہ عربی ہے مگر زبان عرب پر نہیں نہ اُن سے کبھی منقول ہُوا ہے لہٰذا قاموس، محیط حتیٰ کہ تاج العروس کے مستدرکات تک اُس کا پتا نہیں ہاں فقہا اکرامؒ نے اُس کا استعمال فرمایا جس کا پہلا سُراغ امام شمس الائمہ سرخسیؒ تک چلتا ہے شیخ الاسلام غزیؒ نے اس کے معنی فرمائے : پارہ پارہ ہونا، نرم ہونا۔احمد رضاؒ فرماتے ہیں: اس سے تو یہ ظاہر کہ لین معنی انطباع میں داخل اور اُس کا جز ہے لیکن اُن سے پہلے علامہ مولیٰ خسروؒ نے انطباع کو خود لین سے تفسیر فرمایا جس سے روشن کہ دونوں ایک چیز ہیں غرر ودرر میں ہے:"**وھو لا ینطبع**[10] "(وہ جو نرم نہ ہو)۔[11]

احمد رضاؒ کی شخصیت سے پہلے جنس ارض پر اتنی نفیس، مفید اور اہم تحقیق کسی مجتہد، فقیہ اور محقق کے قلم سے کتابوں کی زینت نہیں بنی۔اس تحقیقِ لطیف میں جنس ارض کی مختلف اشکال کا احاطہ کیا گیا اور ان سے متعلق جہالت کو دور کیا گیا ہے اور اِن اشکال اور پہلوؤں کو اُجاگر کیا گیا ہے جن کا اس تحقیق سے پہلے کسی کو علم نہ تھا۔ذخیرہ کُتب، مدقق وانتہی تحقیق احمد رضاؒ کا خاصہ ہے جس کی بدولت آگ سے پیدا ہونے والے اجسام کی نایاب تحقیق ہوئی، اور نئے دریافت کردہ اجسامِ نار جو تیمّم کا ذریعہ تھے اُن کا انکشاف کیا۔زمین کے مختلف خطوں پر بسنے والے مسلمانوں کو طہارت کے ذرائع و وسائل کا علم دے کر نہ صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنے کے قابل بنایا بلکہ سائنس کی طرف سے اسلام کی عالمگیریت اور ہمہ جہتی پہلوؤں پر اُٹھنے والے سوالات واعتراضات کے جوابات دیے۔

ابحاث مباحات تیمّم

اُن بعض اشیاء کا بیان جن سے تیمّم جائز ہے انھیں دو اقسام میں بیان کیا ہے: 1۔ منصوصات 2۔مزیدات

الف۔منصوصات:

جن کی تشریح قرآن وسنت میں موجود ہے: 1۔خاک (کہ اصل الاصول ہے) 2۔خاکِ شور (جس میں کوئی شے اُگنے کی صلاحیت نہ ہو) 3۔ریت 4۔ پتھر 5۔پسا ہوا ہو یا سالم 6۔غبار 7۔غُبارِ خشک 8۔غُبار جو تر زمین پر 9۔غُبار مقبرے کی زمین پر (جب کہ اس کی نجاست مظنون نہ ہو) 10۔ گرد باد بگولا 11۔ جلی ہوئی زمین 12۔ نمک زار زمین (جس میں نمک نکلتا ہو اگرچہ خفیف تر بھی ہو جبکہ وہ نمک مٹی سے نکلتا ہو) 13۔ پیلی مٹی 14۔سرخ مٹی 15۔ گیروھی 16۔کالی مٹی 17۔سپید مٹی 18۔سبز مٹی 19۔ طفل مصری 20۔ڈھیلا 21۔ گل ارمنی، گُلِ مختوم 22۔ گوندے کی دیوار 23۔ڈھیلوں کی مٹی 24۔کچی اینٹوں کی دیوار 25۔ مٹی سے لسی ہوئی دیوار کچی اینٹ 26۔گارا 27۔ کیچڑ 28۔ جلی ہوئی خاک 29۔مٹکے 30۔وہ رنگین ظروف جن پر جنس مٹی سے رنگ ہوا ہو 31۔چکنی مٹی کے برتن 32۔ قلعی دار ظروف کا رُخ جس پر قلعی نہ ہوئی ہو 33۔ ٹھیکری (مٹکے یا آگ پر پکے ہوئے مٹی کے برتن کا ٹکڑا) 34۔پسی ہوئی ٹھیکری 35۔ پکی اینٹ 36۔روڑا (اینٹ کا آدھا حصہ)

37۔ کتل 38۔ کنکریٹ 39۔ بجری 40۔ سرخی (باریک پسی ہوئی پکی اینٹ) 41۔ کنکری 42۔ درزی کی بٹیا (جس سے سلائی دباتا ہے) 43۔ گچ (چُونے کا پتھر جسے پھونک کر چُونا بنایا جاتا ہے) 44۔ گچ کی دیوار 45۔ کلس چُونا 46۔ پتھر کی راکھ یا اُس کی کوئی بھی قسم 47۔ کنگھر (وہ اینٹ جو پکائی کے دوران زیادہ پک جائے جسے عموماً مکانوں کی بنیادیں بنائی جاتی ہیں) 48۔ نورہ (بال اُڑانے کا نسخہ ہڑتال چُونا ملا ہوا) 49۔ یاقوت، زبرجد، زمرد، فیروزہ وغیرہ 50۔ بلخش 51۔ عقیق 52۔ مرجان 53۔ سرمہ 54۔ اثمد 55۔ کبریت گندھک 56۔ زرنیخ زرد، سیاہ، سُپید 57۔ مردار سنگ 58۔ توتیا (جست) 59۔ معدنی شیشہ 60۔ لاہوری نمک 61۔ وہ نمک کہ مٹی سے بنا ہو 62۔ خاک جس میں اُس سے کم راکھ ملی ہو 63۔ سونا، کپڑا، آدمی یا جانور جس چیز پر مٹی یا ایسا غبار ہو کہ ہاتھ پھیرے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔[12]

ب۔ مزیدات:

وہ چورانویں (94) چیزیں جن کو احمد رضاؒ نے اپنی خداداد عقل کی بنیاد پر زائد کیا: 1۔ خاک شفا 2۔ مسجد کی دیوار 3۔ مسجد کا کچا یا پکا فرش 4۔ زمین جس پر شبنم پڑی ہو 5۔ سخت زمین جس پر مینہ برس کا پانی نگل گیا ہو 6۔ گھڑا جس کے اندر پانی بھرا اور اوپر سے بھیگا ہوا ہو 7۔ کھریا مٹی 8۔ ملتانی مٹی 9۔ گل سرشو (سر دھونے کی مٹی اسے طین فارسی بھی کہتے ہیں) 10۔ گِل خوردنی[13] 11۔ پنڈول 12۔ پھوڑی مٹی کہ چکنی مٹی کے مقابل ہے لیس نہیں رکھتی جلد بکھر جاتی ہے 13۔ کاٹھیاواڑ میں سُنکر کی مٹی سونے کی مثل ہوتی ہے 14۔ چولھے کی بھٹ 15۔ تنور کا پیٹ 16۔ دیوار کی لُونی 17۔ ندی کنارے کا گیلا ریتا 18۔ بالو (بھاڑ کا ریتا) 19۔ سراب (کہ دُور سے پانی نظر آتا ہے) 20۔ ریگ رواں کہ پانی کی طرح بہتا ہے 21۔ دیگچیوں کا تلا (جس پر پاک لیوا چڑھا ہوا اگرچہ اُس کو آگ کھا چکی ہو) 22۔ درختوں کا تنا جس پر اپلے نے مٹی چڑھا دی خشک ہونے پر تیمّم کیا جائے 23۔ سانپ کی بانبی 24۔ کنکر 25۔ کھرنجا 26۔ پکی سڑک 27۔ ریہ (ایک قسم کی نمکین خاک ہے) 28۔ سُچی چینی کے برتن جبکہ ان پر غیر جنس کا روغن نہ ہو 29۔ گندھک کے برتن 30۔ مٹی کے کھلونے جن پر غیر جنس کی رنگت نہ ہو 31۔ غلیل کے غلے اگرچہ اُن میں روئی وغیرہ کا خلط ہو جبکہ مٹی اُس پر غالب ہو 32۔ پتھر کی بجری 33۔ سیمنٹ 34۔ ہرونجی (دیواروں پر سرخ رنگ میں کام آتی ہے) 35۔ سیل کھری 36۔ گٹی (عمارت کے کام کا چونا) 37۔ کالا چونا جس میں کوئلہ غالب ہو 38۔ گٹا (پکی اینٹ توڑ کر، کالا چونا اور گٹی ملاتے ہیں) 39۔ صندلہ (گٹی اور سرخ ملا کر بنایا جاتا ہے) 40۔ قلعی کا سفیدہ 41۔ کہگل کی دیوار (توڑی کو فنا کرکے بنایا جاتا ہے) 42۔ سیمنٹ، صندلہ اور کہگل پھری ہوئی دیوار 43۔ جس در و دیوار پر بالوتر ہو 44۔ پکی قبر کہ وہاں ظنِ نجاست نہیں 45۔ سنگِ مرمر 46۔ سنگِ موسیٰ 47۔ سنگِ سپید 48۔ سنگ سرخ 49۔ سنگِ سبز 50۔ چوکا 51۔ سنگِ ستارہ 52۔ گئو دنتی سپید نیلگوں جھلکدار 53۔ حجر الیہود 54۔ مقناطیس 55۔ سنگ سماق 56۔ سان 57۔ سسلی 58۔ کرنڈ 59۔ کسولی 60۔ چقماق 61۔ ریل کا کوئلہ 62۔ سلیٹ 63۔ ترکستان کا وہ پتھر جو لکڑی کی طرح جلتا ہے 64۔ شام شریف کا وہ پتھر کہ آگ میں ڈالنے سے لپٹ دیتا ہے 65۔ صقلبہ کا وہ پتھر کہ گرم پانی سے مشتعل ہوتا اور تیل سے بجھتا ہے 66۔ حجر القتیلہ جس کی بتی بنا کر جلاتے ہیں 67۔ بلور معدنی پتھر 68۔ سنگِ جراحت 69۔ لاجورد معدنی 70۔ زہر مہرہ معدنی 71۔ مہرہ مارکہ 72۔ دریائی توتیا (ایک قسم کا پتھر ہے) 73۔ الماس (ہیرا) 74۔ لعل 75۔ نیلم 76۔ پکھراج 77۔ یشب 78۔ گئو سیدک 79 سنگِ شجری (زیورات میں جڑا جاتا ہے درخت کی سی شبیہ دیتا ہے) 80۔ سنگِ سنہرا یہ بھی جڑائی میں کام دیتا ہے 81۔ بُسد پتھر کی ایک قسم ہے

82۔دَہنج 83۔لہسنیا 84۔مہر ہیمانی 85۔دانہ سُلیمانی 86۔سبز 87۔خاکی 88۔سنہری ہڑتال 89۔توسل 90۔بٹا 91۔چکی کے پاٹ 92۔تولنے کے باٹ 93۔کھرل 94۔ابرک۔[14]

ابحاث ممنوعات تیمّم

وہ بعض اشیاء جن سے تیمّم صحیح نہیں ظاہر ہے کہ اشیائے معدودہ کہ جنس ارض ہیں کہ اُن کے سوادُنیا کی تمام چیزیں ہمارے ائمہؒ کے اجماع سے ناقابلِ تیمّم ہیں تواُن کا شمار نامقدور مگر ہم یہاں بدستوراُن کا ذکر کریں جن پر کتب میں نص اس وقت پیشِ نظر۔علاوہ ازیں کہ اُن میں کوئی محلِ خفا ہو یانہ ہو جیسے علمانے نص فرمایا ہے کہ گھاس، لکڑی، مہندی اور برف سے تیمّم باطل ہے اس پر بعض عوام کہیں گے علماؒ نے ایسی چیزیں کیوں گنوائیں؟ جن سے تیمّم نہیں ہوسکتا ہر شخص جانتا ہے یہ اُن کی غلط فہمی ہے ہر شخص جانتا بھی ہے تویُوں ہی کہ علمائے اکرامؒ افادہ فرماگئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف۔منصوصات:

وہ اشیاء جن کا ذکر کتب میں موجود ہے :1۔جما ہوا پانی 2۔کپڑا 3۔نمدا 4۔درخت 5۔لکڑی 6۔کھورا 7۔نباتات 8۔گھاس 9۔میوے 10۔مہندی 11۔وسمہ 12۔گیہوں 13۔جو 14۔ہر قسم کا غلہ 15۔آٹا 16۔سَتو 17۔جملہ اقسامِ طعام 18۔سونا 19۔چاندی 20۔لوہا 21۔رانگ 22۔سیسا 23۔تانبا 24۔صُفر(کہ معدنی زرد تانبا پیتل کے مشابہ ہے آنچ سیاہ نہیں پڑتا) 25۔جَست 26۔موتی 27۔غبار سے پسے ہوئے موتی 28۔مرجان 29۔سانبھر 30۔ہر نمک سے بنا ہوا سانبھر 31۔مشک 32 عنبر 33۔کافور 34۔زعفران 35۔سُک ایک قسم کی خوشبو 36۔زاج کسیس (پھٹکڑی کے سوا اور جنس ہے)37۔ہیرا کسیس سبز 38۔سیاہ کسیس 39۔مردار سنگ 40۔پارا 41۔مصنوعی شیشہ کہ ریت میں دوسری چیزیں ملا کر بناتے ہیں 42۔راکھ 43۔نمک زار زمین جس کا نمک پانی سے بنا ہو 44۔نمک زار جس کا نمک مٹی سے بنا ہو 45۔ظروف گلی کا وہ رُخ جس پر رانگ وغیرہ غیر جنس کی قلعی ہو 46۔جس پر غیر جنس کی رنگت ہو 47۔روغنی 48۔وہ ٹھیکری جس میں دوائی ڈال کر پکائی ہو 49۔مٹی جس میں راکھ برابر یا زائد ملے 50۔مٹی جس میں آٹا برابر یا زائد ملے 51۔کیچڑ جس پر پانی غالب ہو 52۔ناپاک زمین اگرچہ خشک ہونے سے اثر نجاست زائل ہو کر نماز کے لیے پاک مانی گئی ہو 53۔غبار اگرچہ ناپاک زمین سے اُٹھا 54۔غبار اگرچہ خشک چیز ناپاک پر گرااوراس کو تری پہنچی 56۔درزی کی بٹیا 57۔قبرستان کی مٹی جہاں نجاست کا ظن ہو۔[15]

ب۔مزیدات:

اُن بہتر (72) چیزوں کا بیان جن کو احمد رضاؒ نے اپنی خداد عقل کی بنیاد پر زائد کیا: 1۔زمین یا پہاڑ جس پر دُوب اُگی ہو 2۔جس پر برف جما ہوا ہو 3۔جس کا برف پگھک کر بہہ رہا ہو 4۔جس پر مینہ برس رہا ہو 5۔جس پر مینہ برس کا کھل گیا مگر پانی جا رہی ہے 6۔پکا فرش یا دیوار جس پر کاہی جمی ہو 7۔باورچی خانے کی دیوار جس پر دُھرتا چڑھا ہو 8۔وہ زمین جس پر کُسم کی بُجھی پھری ہے 9۔مٹی کا چراغ جس پر کھانٹھ چڑھی ہے 10۔گلِ حکمت کہ مرکب نسخہ ہے اور غیر جنس ارض کا حصہ زیادہ 11۔رامپوری چینی کہ مٹی پر مسالا ہے 12۔تام چینی کہ ٹین اور مسالا ہے 13۔وہ سچی چینی یا مٹی کے کھلونے جن پر غیر جنس کا روغن ہے 14۔وہ نورہ اور گلَ خوردنی اور غلیل کے غلے جن میں غیر جنس مقدار میں کم نہیں 15۔ پارے کا کٹورہ 16۔پارے کا کشتہ 17۔سونے چاندی رانگ کسی دھات کا کشتہ 18۔شبہ مصنوعہ پیتل[16] 19۔کانسا ہفت جوش(ساتوں دھاتوں کا

مجموعہ)20۔ بھرت 21۔ نکل 22۔ جرمن سلور 23۔ لکڑی وغیرہ کسی غیر جنس ارض کا کوئلہ 24۔ شورہ 25۔ نوشادر 26۔ سُہاگا 27۔ پھٹکڑی 28۔ نیلا تھوتھا 29۔ بورہ ارمنی 30۔ کہربا یہ پتھر نہیں گوند ہے 31۔ سفیدہ کاشغری کہ قلعی کا سپیدہ ہے یعنی رانگ اور جست سے بنتا ہے 32۔ کاجل 33۔ طباشیر بانس کی رطوبت ہے کہ جم جاتی ہے 34۔ سیندور رانگ اور سفیدہ سے بنتا ہے 35۔ شنجرف مصری 36۔ شنجرف شامی 37۔ سنجرف مہوسان (آخری تین پارے اور گندھک کی ترکیبوں سے بنتی ہیں پارہ غالب ہوتا ہے)38۔ شنجرف ہندی 39۔ سنجرف رمانی 40۔ شنجرف رومی 41۔ لوبان 42۔ اگربتی 43 مولی کا نمک 44۔ سجی کہ ایک گھاس کا کھار ہے 45۔ لیموں کا ست 46۔ نباتات کے اُڑائے ہوئے جوہر 47۔ جلا کر نکالے ہوئے نمک 48۔ کانچ 49، سیپ 50۔ گونگا 51۔ سنکھ 52 ۔ خرمہرہ 53۔ سیپ کا چونا 54۔ لاجورد 55۔ توتیا 56۔ مہرہ مارکہ آخری تینوں مصنوعی 57۔ سنکھیا 58۔ وہ پتھر جو کہ پہاڑی بکری 59۔ بندر 60۔ ساہی آخری تینوں کے سر و جوف میں بنتے ہیں 61۔ سنگِ ماہی 62۔ گئور دہن گائے کے بدن میں 63۔ مار مہرہ سانپ کے سر میں جسے من کہتے ہیں 64۔ سنگ قمر جبال مغرب میں چٹانوں پر اوس کے گرنے سے بنتے ہیں 65۔ جس چٹان پر وہ جے وہ بھی 66۔ سنگ گردہ 67۔ سنگ مثانہ 68۔ سنگِ بصری (پتھر نہیں سیسے کا دھواں)69۔ سنگ سبو یہ یہ ایک قسم کے بیج ہیں سختی کے سبب سنگ کہلاتے ہیں۔ یہ دو سو تراسی چیزوں کا بیان ہے جن 157 سے تیمّم جائز جن میں 63 منصوص اور 94 زیادات اعلیٰ حضرت اور 126 سے تیمّم ناجائز جن میں 57 منصوص علیہ اور 69 زیاداتِ فقیر ایسا جامع بیان اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا بلکہ زیادات درکنار منصوصات کا استخراج بھی سہل نہ ہو سکے گا۔[17]

ابحاث اختلافات بین المباحات والممنوعات

مباحات اور ممنوعات کے بعد اُن چیزوں کا بیان مقصود ہے جو تیسرے درجے میں آتے ہیں یعنی کہ ائمہ مجتہدین جن کے مباح اور ممنوع ہونے میں اختلاف کیا ہے وہ بعض خلافیات مع ترجیحات و توفیقات درج ذیل ہیں: 1۔ ارضِ ندیہ: یعنی تر زمین۔ بدائع ، خانیہ ،خلاصہ ، بزازیہ ، خزانۃ المفتین، ولوالجیہ، درایہ، ثلبیہ، جوہرہ، منیہ اور ہندیہ میں اُس سے جواز کی تصریح ہے اسے ابن شلبی نے کاکی سے ،اُنھوں نے ولوالجی سے ،اُنھوں نے امام اعظمؒ سے بیان کیا ہے۔ برجندیؒ نے شرح وقایہ میں یہ لکھ دیا ہے: "وقع فی شرح النقایہ للبرجندی یجوز بالارض الندبہ من غیر طین وہذا عند ابی حنیفہ و عندہما لا یجوز[18] " (بغیر کیچڑ والی تر زمین سے تیمّم جائز ہے یہ حکم امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک ناجائز ہے)۔

2۔ طین : یعنی کیچڑ۔ بدائع، خلاصہ ،بزازہ، ایضاح کرمانی، معراج الدرایہ، ثلبیہ، سراجیہ، ولواجیہ، مبتغی، بحر، نہر اور ہندیہ میں اُس سے جوازِ تیمّم کی تصریح ہے "ولفظ ابن الشلبی عن الکاکی عن الکرمانی ماذکر فی الاصل إنہ یلطخ الثوب لاالطین ویتیمم بعد الجفاف اذاکان فی طین ردغہ ہو قولہ اما عند ابی خنیفہ یجوز التیمم لا الطین الرطب اذالم یعلق منہ شیٔ[19] " (ابن شلبی کے الفاظ کاکی پھر کرمانی سے روایت کرتے ہوئے وہی ہیں جو اصل (مبسوط) میں ذکر ہوئے کہ آدمی کپڑے پر کیچڑ لگالے اور خشک ہو جانے کے بعد اس سے تیمّم کرے جب سخت کیچڑ والی زمین میں ہو۔ یہ امام محمدؒ کا قول ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تر کیچڑ سے تیمّم جائز ہے جب اس میں سے کچھ بدن پر نہ چپکے)۔

3۔ زمین و خاکِ سوختہ: ان میں عبارات 02 طور پر آئیں: اول (زمین) بلاقید جائز ہے کما فی مختارات، النوازل حلیہ یہی اصح ہے، فتح، ظہریۃ، ہندیہ، مبتغی، حلیہ اس پر فتوی ہے جواہر الاخلاطی، غیاثیہ، نصاب حلیہ۔

دوم: اگر راکھ پر خاک غالب ہو جائز ورنہ نہیں خانیہ، بحر، دُرِ مختار، خادمی اور مراقی۔"بل جمع بینھما فقال یجوز بالارض المحترقۃ والطین المحرق اللذی لیس بہ سرقین قبلہ والارض المحترقۃ اِن لم یغلب علیھا الرماد [20]" (بلکہ اُنھوں نے دونوں کو جمع کر کے یوں کہا: جلی ہوئی زمین اور اس جلائی ہوئی مٹی سے تیمّم جائز ہے جس میں پہلے گوبر نہ تھا اور جلی ہوئی زمین سے، اگر اس پر راکھ غالب نہ ہو)۔

تطبیقِ احمد رضاؒ: تحقیق یہ ہے کہ مسئلہ فی نفسہا مطلق بلا قید ہے کہ زمین و خاک جل کر راکھ نہیں ہو سکتیں ہاں زمین پر کھیتی یا گھاس وغیرہ اور اشیاء تھیں اور وہ جلائی گئیں اور اُن کی راکھ خاک سے ملی تو یہاں وُہ قید غلبہ ملحوظ ہو گی۔[21]

4۔رماد یعنی خاکستر: عامہ کُتب مثل خانیہ، ظہیریۃ، سراجیہ، خزانۃ المفتین، محیط، کافی، صدر الشریعہ، منیہ، درایہ، شلبیہ، جوہرہ، بحر اور ہندیہ وغیرہ میں اس سے عدم جواز کی تصریح ہے حلیہ میں، شرح جامع صغیر امام قاضی خانؒ سے ہے یہی صحیح ہے بدائع وخلاصہ میں اس پر اجماع ہے"**لکن في البرجندي عن النصاب قال ابو القاسم یجوز و ابو نصر لا و بہ ناخذ** [22]" (لیکن برجندی میں نصاب کے حوالہ سے لکھا ہے: ابو القاسم نے فرمایا: جائز ہے اور ابو نصر نے فرمایا: ناجائز ہے اور ہم اسی کو لیتے ہیں)۔

تطبیقِ احمد رضاؒ نصاب اور خلاصہ ایک ہی امامؒ کی تصنیف ہیں اور خلاصہ میں ان کے الفاظ یہ ہیں: "پکی اینٹ سے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تیمّم جائز ہے اور امام محمدؒ کے نذدیک دو روایتیں ہیں۔اور امام ابو یوسفؒ کا قول متردد ہے"[23]

5۔آجر یعنی پکی اینٹ: عامۃ کتب مثل خانیہ، خلاصہ، خزانۃ المفتین، منیہ، سراجیہ، کافی اور نہر وغیرہا میں اُس سے مطلقًا جواز کی تصریح ہے تبیین الحقائق میں ہے یہی ظاہر الروایۃ ہے، مختارات النوازل، حلیہ، فتح، بحر، ہندیہ میں ہے، یہی صحیح ہے فتح اللہ المعین میں ہے یہ اصح ہے۔تنبیہ: یہاں تک تو کوئی اختلاف قابلِ لحاظ نہیں کہ جب یہی ظاہر الروایہ اور یہی صحیح ہے تو خلاف کی گنجائش نہ رہی مگر ایک صورت خلط کی ہے کہ اُس میں غیر جنسِ ارض سے کوئی شے ملی ہو، عامۃ مشائخ نے اسے خزف یعنی ٹھیکری میں ذکر فرمایا اور فتح القدیر نے خشتِ پختہ میں۔

تنقیح احمد رضاؒ: کہ اینٹ میں کوئی اور چیز ملا کر پکانے کا دستور نہیں اگر خلط ہو گا تو خس و خاشاک کا، اور اب مسئلہ غلبہ مخالط اُس سے متعلق نہ ہو گا کہا اینٹ کی مٹی میں کوڑا اتنا نہیں ہوتا بخلاف خزف جیسے گِل خوردنی کے طباق کہ اور خوردنی چیزیں ملا کر پکائے جاتے ہیں بہر حال مسئلہ میں خصوصیت نہ خزف کی ہے نہ آجر کی بلکہ جس مٹی میں غیر کا خلط ہو گا وہی احکام پیدا ہوں گے۔[24]

6۔سبخہ یعنی زمین نمک زار: اس میں عبارات چار طور پر ہیں: اول اطلاقِ جواز، خانیہ، نوازل، خزانہ، فتح، شرح، مختصر الطحاوی، منیہ اور نہر۔

دوم: اگر آب نمک میں غرق ہو جائز نہیں، غنیہ۔

سوم: وہ نمک اگر مٹی سے ہے جائز ہے اور اگر پانی سے بنا ہے ناجائز ہے خلاصہ، بحر، ہندیہ، محیط رضوی، خزانۃ الفتاوی اور حلیہ۔

چہارم: تصریح تعمیم اگرچہ نمک پانی سے ہو جب بھی جائز جب تک پانی غالب نہ ہو۔

تطبیقِ احمد رضاؒ: بلکہ نمک آبی وترابی میں فرق ظاہر ہے اور قولِ فیصل یہ ہے کہ روئے زمین پر اگر خشک یا خفیف نم کا نمک پھیلا ہے تو اگر نمک ترابی ہے جائز اور آبی ہے تو ناجائز ہے اس لیے کہ رُوئے زمین پر غیر جنس زمین ہے جیسے غیر جنس زمین سے پالش کیے ہوئے یا رنگے ہوئے برتن یہی قول سوم کا منشا اور اسی کی صورت اولی پر قول اول محمول۔[25]

7۔ نمک: اگر آبی ہو، ناجائز ہے فتح، منیہ، خلاصہ، جوہرہ، محیط، درر بزازیہ، سراجیہ، ظہیریہ، خزانتہ اس پر اتفاق ہے تبیین، بحر، عبدالحلیم، شرنبلانی خادمی اور اگر جبلی (پہاڑی) ہو: یعنی اجزائے ارض سے بنا ہو خواہ پہاڑ سے نکلے یا زمینِ شور سے دو روایتیں ہیں: تبیین اور دونوں طرف تصحیحین بحر۔امام شمس الائمہ حلوائیؒ نے فرمایا: اصح یہ کہ ناجائز ہے اسے مستغنی میں ذکر کیا ہے خلاصہ۔اس طرح امام فقیہ النفس نے شرح جامع صغیر میں ناجائز فرمایا۔امام شمس الائمہ سرخسیؒ کی طرف بھی منسوب ہوا کہ میرے نزدیک صحیح عدم جواز ہے: "ففی المنیہ طبع الہند إن کان جبلیاً یجوز و قال شمس الائمہ السرخسی الصحیح عندی إنہ لا یجوز کذا ذکرہ فی المحیط[26] " (منیہ مطبوعہ ہند میں ہے: اگر پہاڑی ہو جائز ہے اور شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ جائز نہیں ایسا ہی اُنہوں نے محیط میں ذکر کیا) تنقیح احمد رضاؒ: سراجیہ میں لکھا ہے "شیخ امام سرخسیؒ اور حسام الدینؒ نے فرمایا: پہاڑی ہو تو جائز ہے اور اگر آبی ہو تو جائز نہیں" تو ظاہر یہ ہے کہ اس نسخہ میں حلوانی کی جگہ سرخسیؒ سہواً ہوگیا ہے یا یہ کہ سرخسیؒ سے دو روایتیں ہوں۔[27]

8۔ زجاج یعنی شیشہ: عامہ کتب مثلاً تحفہ امام سمرقندیؒ، بدائع امام کاشانیؒ، ظہیریہ، خلاصہ، خزانیہ، سراجیہ، کافی، حلیہ، ایضاح، درمختار، مسکین اور ہندیہ میں اس سے مطلقاً عدم جواز لکھا مگر محیط، تبیین الحقائق، فتح لاقدیر، بحر الرائق، مجمع الانہر، ازہری اور شامی میں عدم جواز کو مصنوع سے مقید فرمایا جو ریتے میں دُوسری کوئی چیز غیر جنسِ ارض مثلاً سجی وغیرہ ملا کر بنایا جاتا ہے۔

تحقیقِ احمد رضاؒ کہ زجاج ضرور معدنی بھی ہوتا ہے اور معدنی ضرور قسم حجر و حجر جنس ارض سے ہے، اکثروں کا اطلاق بربنائے غالب ہے کہ عام طور پر یہی مصنوع شیشہ ملتا ہے اور معدنی کم ملتا ہے۔[28]

9۔ مردار سنگ: نوازل، محیط، خانیہ، خلاصہ، خزانیہ، منیہ اور سراجیہ بلکہ خود محرر المذہب نے کتاب الاصل میں اس سے جوازِ تیمّم کی تصریح فرمائی اور خزانۃ الفتاوٰی سے حلیہ، جامع الرموز میں ممانعت منقول۔

تحقیقِ احمد رضاؒ یہ ہے کہ معدنی سے جائز اور مصنوع سے ناجائز۔ محیط، سرخسی پھر ہندیہ میں ہے: "و بالمراد اسنج المعدنی دون المتخذ من شیئ اٰخر[29]" (اور معدنی مردار سنگ سے جائز کسی اور چیز سے بنا ہو اس سے نہیں)۔

10۔ مرجان: تبیین الحقائق، معراج الدرایہ، غایۃ البیان، توشیح، عنایہ، محیط، غزانۃ الفتاوٰی، بحر، نہر اور ہندیہ وغیرہا عامہ کتب میں اس سے جواز کی تصریح ہے مگر فتح میں ممانعت واقع ہوئی در مختار و خادمی نے ان کا اتباع کیا شیخ الاسلام غزیؒ نے بھی اسی طرف میل فرمایا اور اُن کے شیخ محقق نے بحر میں فرمایا: وہ سہو ہے۔ صاحبِ نہر نے فرمایا: سبق قلم ہے اور حق جواز ہے۔

تشریحِ احمد رضاؒ اصحابِ احجار نے اس کے حجر ہونے کی تصریح کی اور اُسے حجرِ شجری کہا نہ کہ شجرِ حجری، جامع ابنِ بیطار میں ارسطو سے ہے: بُسذ اور مرجان ایک ہی پتھر کو کہتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ مرجان اصل و البسذ فرع یہ اُگتا ہے اور مرجان میں تخلل اور سوراخ ہوتا ہے اور بسذ درخت کی ڈالیوں کی طرح پھیلتا ہے اور ڈالیوں کی طرح اس میں شاخیں نکلتی ہیں مرجان کو حجر سے خارج اور شجر میں داخل نہیں کرنا جس طرح کھجور کو کہنا کہ وہ عالمِ نباتات، عالم حیوانات میں متوسط ہے نر و مادہ ہوتی ہے اور

مادہ جانبِ نر میل کرتی ہوئی دیکھی جاتی ہے تلقیح سے بارور ہوتی ہے اُسے نبات سے خارج اور حیوانات میں داخل نہیں کرتا۔[30]

11۔ذہب و فضہ: ان کے بارے میں عبارتیں بھی سات طور پر آئیں ہیں: اول: مطلقاً ممانعت یہی عامہ کُتب میں ہے تحفہ، بدائع، ظہیریہ، خانیہ، خزانۃ الفتاوٰی، سراجیہ، خزانۃ، کافی، ایضاح، زاد الفقہا، جلابی، برجندی، منیہ، مسکین، ہندیہ، محیط، جواہر خلاطی وغیرہا میں ذہب اور زاد الفقہا، تحفہ، ایضاح کے سوا باقی 14 میں فضہ اور سراجیہ، مسکین، محیط اور جواہر کے سوا باقی 13 نیز حلیہ میں حدید اور خانیہ، خلاصہ، ظہیریہ، سراجیہ، خزانۃ، کافی، منیہ، مسکین، جواہر اخلاطی میں رصاص اور تحفہ، بدائع ظہیریہ، خانیہ، خلاصہ، ایضاح، غنیہ اور ہندیہ میں صفر اور ماورائے تحفہ، ایضاح باقی سات اور حلیہ میں نحاس کی نسبت اس کی تصریح ہے۔[31]

دوم: بلا قید مطلقاً جواز جامع الرموز میں ہے "**لا بالحجرين و الحديد في الخزانة وغيره لكن في الزاهدي وغيره تيمم بالثلثة و الرصاص والنحاس عند ابي حنيفه و محمد**[32]" (سونے چاندی اور لوہے سے نہیں جیسا کہ خزانۃ وغیرہ میں ہے لیکن زاہدی وغیرہ میں ہے کہ امام ابو حنیفہؒ، امام محمدؒ کے نزدیک ان تینوں سے اور رصاص، نحاس (سیسہ اور تانبا) سے تیمّم کر سکتا ہے) قولِ ابی حنیفہؒ یہ نقل بیت غریب اور بشدت بعید اور بر تقدیر ثبوت ثالث پر محمول۔[33]

سوم: جب تک اپنے معدن میں ہیں اُن سے تیمّم جائز ہے کہ اُس وقت وہ جنسِ ارض سے ہے جب گلائے یا جلائے یا پگھلائے جائیں اُس وقت جائز نہیں۔

چہارم: مٹی سے مخلوط ہوں تو جائز ورنہ نہیں جیسا کہ درر میں ہے "**علي طاهر من جنس الارض كذهب و فضة مختلفين بالتراب او حنطة و شعير عليهما غبار**[34] " (جنسِ زمین کی کسی پاک چیز پر جیسے سونا اور چاندی جو مٹی سے مخلوط ہوں یا گیہوں اور جو، جن پر گرد پڑی ہوئی ہو)۔

پنجم: گلانے کے بعد جائز نہیں اور اس سے پہلے اگر مٹی سے مخلوط ہوں اور مٹی غالب ہو تو جائز ورنہ نہیں "**لو فيمم بالذهب والفضة أن مسبوكا لا يجوز و إن لم يكن كسبوكا و كان مختلطا بالتراب و الغلبة للتراب جاز**[35] " (سونے چاندی سے تیمّم کیا اگر گلایا ہوا تو تو جائز نہیں اگر گلا ہوا نہ ہو اور مٹی سے مخلوط ہو اور مٹی غالب ہو تو جائز ہے)۔

ششم: گلائے ہوں یا بے گلائے اگر مٹی سے مخلوط ہوں اور مٹی غالب تو جائز ورنہ نہیں "**لو اختلاط تراب بغيره كذهب و فضة و لو مسبوكين فلو الغلبة لتراب جاز إلا لا**[36] " (اگر مٹی دوسری چیز مثلاً سونا چاندی سے مل جائے اگرچہ یہ گلائے ہوئے ہوں تو اگر مٹی غلاب ہے تیمّم جائز ہے ورنہ نہیں)۔

ہفتم: مجمع الانہر میں سوم و ششم کو جمع کیا کہ جب تک اپنے معدن میں ہوں یا مٹی سے مخلوط و مغلوب تو جائز ہے ورنہ نہیں "**لا يجوز بالمعادن الا أن يكون في محلها او مختلطا بالتراب و التراب غالب**[37] " (معادن سے تیمّم جائز نہیں مگر جب کہ یہ اپنے محل میں ہوں یا مٹی سے مخلوط ہوں اور مٹی غالب ہو تو جائز ہے)۔

12۔مسئلہ خلط: جنسِ ارض میں جب اُس کا غیر مل جائے تو اس سے تیمّم جائز ہے یا نہیں اس میں عبارات چار طور پر آئیں ہیں:

اول: قاعدہ معروفہ ہے کہ غلبہ ارض پر مدار ہے اگر جنس ارض غالب ہے جائز ورنہ نہیں ذہب و فضہ کے فائدہ پنجم میں

خانیہ، ظہیریہ، خزانۃ، حلیہ، جامع الرموز، مراقی الفلاح، درمختار، ہندیہ سے تفصیل گزری ہے اسی طرح منیہ وغیرہ میں ہے یعنی اگر جنسِ ارض مغلوب یا دونوں مساوی ہوں دونوں حال میں ناجائز۔

دوم: مطلقاً ناجائز اگرچہ جنسِ ارض غالب ہو"**ظاهر كلام الزيلعي يقضي عدم جواز التيمم بما هو من جنس الارض اذا خالطه شئ اخر ليس هو من جنس الارض مطلقاً سواء كانت الغلبة لما هو من جنس ام لا و نصه قال في المحيط اذا كان الخزف من طين حالص يجوز و إن كان من طين خالط شئ اخر ليس من جنس الارض لا يجوز كالزجاج المتخذ من الرمل و شئ اخر ليس من جنس الارض انتهي**[38] "(ظاہر کلام زیلعی کا تقاضا یہ ہے کہ اس صورت میں جنس زمین سے مطلقاً تیمّم جائز نہیں جب کہ اس سے کوئی دوسری ایسی چیز مل جائے جو جنس زمین سے نہ ہو خواہ جنس زمین غالب ہو یا نہ ہو ان کی عبارت یہ ہے محیط میں فرمایا جب ٹھیکری خالص مٹی کی ہو تو جائز ہے اور اگر ایسی مٹی کی ہو جس میں کوئی دوسری ایسی چیز ملی ہوئی ہو جو جنسِ زمین سے نہیں تو جائز ہے جیسے وہ شیشہ جو ریت اور کوئی ایسی چیز ملا کر بنایا گیا ہو جو جنسِ زمین سے نہیں)۔

سوم۔ بحالتِ خامی جو خلط ہو اُس میں اُسی غلبہ کا اعتبار ہے جو قول اول میں گزرا اور ملا کر پکائیں جلائیں تو مطلقاً تیمّم جائز ہے کہ غیر جنس کے اجزا جل کر خالی جنس ارض رہ جائے گی فتح القدیر میں ہے "**من اجزاء الارض الاجر المشوي علي الصحيح الا أن المسطور ما ليس من الارض كذا اطلق**[39] "(اجزائے زمین ہی سے پکی ہوئی اینٹ بھی ہے مگر یہ کہ اس سے وہ چیز ملی ہوئی ہو جو جنسِ زمین سے نہیں میں نے جہاں تک دیکھا اس میں حکم اسی طرح مطلق ہے)۔

چہارم۔ خام میں خلط اُسی تفصیلِ غلبہ پر ہے اور ملا کر پکانے میں مطلقاً ممانعت اجزائے ارضیہ غالب ہوں خواہ مغلوب یہی ظاہر کلام مذکور محیط، زیلعی، منیہ ہے اور یہی اُس عبارتِ خلاصہ سے مستفاد، جو ابھی حلیہ سے گزری اور یہی مفاد تجنیس، خانیہ، بزازیہ ہے وجیز کردری میں ہے: "**الخزف علي الخلاف الا اذا جعل فيه شئ من الادوية**[40] " (خذف میں اختلاف ہے مگر جب کہ اس میں کوئی دوا ڈال دی گئی ہو)۔

خُلاصہ

تحقیق بالا میں زمین اور اس کی مختلف اشکال (جنس ارض) کا بیان کیا گیا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں جسمانی طہارت کے لیے پانی و مٹی دو چیزوں کو ذریعہ بتایا گیا ہے۔ جلنے اور مسلسل دھوپ لگنے کی وجہ مٹی اور پتھر کی تبدیل شدہ حالتوں کا بیان اور اُن کی پہچان، پتھروں کے نام واقسام، کس حالت سے تیمّم جائز اور ناجائز اور کس حالت میں اختلاف ہے؟ مٹی کا رنگ مختلف علاقوں میں مختلف ہونے کے باوجود بھی متعلقہ علاقوں کے لوگوں کے ہاں متعارف ہوتا ہے۔ لیکن زمین (مٹی) کے جنس کے متعلق بہت زیادہ ابہام و تشکیک پائی جاتی ہے یہ ابہام و تشکیک عام لوگوں کے علاوہ علماء اور فقہاء میں بھی پائی جاتی ہے۔ تجارت، جہاد اور زندگی کے دوسرے مقاصد کے لیے کیے جانے والے اسفار میں پانی کی عدم موجودگی کی وجہ سے طہارت کے لیے خوہ مخواہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بندگیِ خدائے میں حائل ان مسائل کا حل احمد رضاؒ نے اپنی اس تحقیق سے پیش کیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1 المائدہ:06۔

2 ابن عابدین شامیؒ، محمد امین، ردالمحتار حاشیہ دُرمختار، باب التیمم، مطبع مصطفیٰ البابی مصر، ج01، ص177۔

3 اعلیٰ حضرت، احمد رضا بن نقی علی خانؒ، العطایا النبویۃ فی الفتاوی رضویہ، رضا فاؤنڈیشن جامعیہ نظامیہ لاہور، پاکستان، ج03، ص580۔

4 ایضاً۔

5 ایضاً۔

6 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص580۔

7 ایضاً۔

8 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص581۔

9 ایضاً۔

10 ملا خسروؒ، محمد بن فراموز، دررالحکام شرح غرر الاحکام، باب التیمم، مطبعۃ فی دار السعادۃ احمد کامل الکائنۃ، ج01، ص31۔

11 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص581۔

12 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص642۔

13 خالص سوندھنی مٹی جسے حاملہ عورتیں استعمال کرتی ہیں جس سے بچے کی ولادت میں آسانی اور دردزہ کم ہوتا ہے۔

14 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص649۔

15 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص650۔

16 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص650۔

17 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص658۔

18 عبدالعلی برجندیؒ، شرح النقایہ، فصل فی التیمم، مطبع نولکشور بالسرور، بھارت، ج01، ص47۔

19 احمد بن محمد الشلبیؒ، حاشیہ ابن الشلبیہ علی التبیین، باب التیمم، مطبوعہ امیریہ بولاق مصر، ج01، ص39۔

20 الشرنبلالیؒ، حسن بن عمار، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، باب التیمم، ص68، مطبع الازہریہ، مصر۔

21 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص674۔

22 عبدالعلی البرجندیؒ، شرح النقایہ، فصل فی التیمم، مطبع نولکشور لکھنو، انڈیا، ج01، ص47۔

23 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص677۔

24 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص679۔

25 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص681۔

26 سدید الدین الکاشغریؒ، محمد بن محمد، منیۃ المصلی، باب التیمم، مطبع عزیزیہ کشمیری بازار لاہور، ص16۔

27 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص682۔

28 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص683۔

29 نظام الدین سہالویؒ مع جمعیت علماء اورنگزیب، فتاوی ہندیہ، فصل فی مایجوز بہ التیمم، نورانی کتب خانہ پشاور، ج01، ص37۔

30 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص687۔

31 اعلیٰ حضرتؒ، فتاویٰ رضویہ، ج03، ص688۔

32 شمس الدین محمد الخراسانیؒ، جامع الرموز، باب التیمم، مطبع گنبد ایران، ج01، ص128۔

33 شمس الدین محمد الخراسانیؒ، جامع الرموز، باب التیمم، ج01، ص128۔

34 ملا خسرو، الدُرر (درر الحکام)، باب التیمم، دار السعادۃ، مصر، ج01، ص31۔

35 زین الدین ابن نجیمؒ، البحر الرائق، باب التیمم، مطبع سعید کمپنی کراچی، ج01، ص148۔

36 ابن عابدین شامیؒ، در مختار، باب التیمم، مطبع مجتبائی، دہلی، بھارت، ج01، ص42۔

37 الشیخ عبداللہ بن محمدؒ، مجمع الانہر شرح ملتقی الابہر، باب التیمم، دار الحیاء العربی بیروت، لبنان، ج01، ص38۔

38 سید محمد ابی السعود الحنفیؒ، فتح اللہ المعین، باب التیمم، سعید کمپنی کراچی، پاکستان، ج01، ص91۔

39 کمال الدین ابن ہمامؒ، فتح القدیر، باب التیمم، مطبع نوریہ رضویہ کراچی، ج01، ص112۔

40 ابن بزازؒ، محمد بن محمد، فتاوی بزازیہ، الخامس فی التیمم، مطبع نورانی کتب خانہ پشاور، پاکستان، ج04، ص17۔